

زری پالیسی بیان

25 نومبر 2022ء

1- زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے آج کے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو 100 بیس پوائنٹس بڑھا کر 16 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ ایم پی سی کے اس نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے کہ مہنگائی کا دباؤ توقع سے زیادہ مضبوط اور مسلسل ثابت ہوا ہے۔ فیصلے کا مقصد اس امر کو یقینی بنانا ہے کہ بڑھی ہوئی مہنگائی راسخ نہ ہو جائے، مالی استحکام کو درپیش خطرات قابو میں رہیں اور اس طرح زیادہ پائیدار بنیاد پر بلند نمو کی راہ ہموار کی جاسکے۔

2- جاری معاشی سست روی کے اس دور میں مہنگائی کو مسلسل عالمی اور ملکی رسدی دھچکوں کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ تحریک مل رہی ہے جس سے لاگت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پھر ان دھچکوں کے اثرات وسیع تر زرخوں اور اجرتوں پر پڑ رہے ہیں جس کی بنا پر مہنگائی کی توقعات اپنے مقام سے ہٹ سکتی ہیں اور وسط مدتی نمو کو متاثر کر سکتی ہیں۔ نتیجے کے طور پر لاگتی مہنگائی نظر انداز نہیں کی جاسکتی اور زری پالیسی کے ذریعے رد عمل ضروری ہو جاتا ہے۔ ایم پی سی نے نوٹ کیا کہ مہنگائی کو کم کرنے کی مختصر مدتی قیمت اسے راسخ ہونے دینے کی طویل مدتی قیمت سے کم ہے۔ ساتھ ہی رسدی زنجیر کی رکاوٹیں دور کرنے کے لیے انتظامی اقدامات کے ذریعے غذائی گرانی کو قابو کرنا اور ضروری درآمدات کرنا بلند ترجیح ہے۔

3- پچھلے اجلاس کے بعد ایم پی سی نے تین اہم ملکی پیش رفتیں نوٹ کیں۔ اول، بجلی کی قیمتوں میں پچھلے مہینے کی انتظامی کمی کے اثرات سامنے آئے تو اکتوبر میں عمومی مہنگائی تیزی سے بڑھ گئی۔ حالیہ سیلاب سے فصلوں کو ہونے والے نقصانات کے باعث غذائی اشیاء کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہوا اور تیزی مہنگائی مزید بلند ہوئی ہے۔ دوم، درآمدات میں یکدم کمی کے نتیجے میں ستمبر اور اکتوبر دونوں مہینوں میں جاری کھاتے کے خسارے میں خاطر خواہ اعتدال آیا۔ اس اعتدال اور اسے ڈی بی کی جانب سے تازہ فنڈنگ کے باوجود بیرونی کھاتے کی دشواریاں برقرار ہیں۔ سوم، حکومت کی جانب سے سیلاب کے نقصانات کے جائزے میں مالی سال 23ء میں لگ بھگ 2 فیصد نمو اور جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے تقریباً 3 فیصد ہونے کی پھر تصدیق کی گئی ہے، جس کے بارے میں گذشتہ زری پالیسی بیان میں بتایا گیا تھا۔ تاہم اب امکان ہے کہ بلند غذائی قیمتیں اور تیزی گرانی اوسط مہنگائی کو مالی سال 23ء میں بڑھا کر 23-21 فیصد تک لے جائیں گی۔

حقیقی شعبہ

4- گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے بعد سیلاب اور جاری پالیسی اور انتظامی اقدامات کے باعث عبوری تعطل معاشی سرگرمی کو معتدل کرتا رہا ہے۔ اکتوبر میں سینٹ، پیٹرولیم مصنوعات اور گاڑیوں کی فروخت سمیت طلب کے بیشتر اظہار بے سال بسال بنیاد پر دوہندسی سکڑاؤ کے عکاس تھے۔ رسد کے لحاظ سے بجلی کی پیداوار میں مسلسل پانچویں مہینے کی ہوئی اور یہ 5.2 فیصد (سال بسال) تک گر گئی۔ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں ایل ایس ایم کی پیداوار گذشتہ برس کی نسبت کمزور رہی، اور صرف برآمدی نوعیت کے شعبوں میں مثبت نمو ہوئی۔ زراعت کے متعلق تازہ ترین تخمینوں سے سیلاب کے سبب چاول اور کپاس کی فصلوں میں بھاری پیداواری نقصانات کا پتہ چلتا ہے، جو مینوفیکچرنگ اور تعمیرات میں سست نمو سے مل کر اس سال کی نمو پر اثر انداز ہوں گے۔

بیرونی شعبہ

5- ستمبر اور اکتوبر دونوں میں جاری کھاتے کے خسارے میں مسلسل اعتدال دیکھا گیا اور یہ بالترتیب 0.4 اور 0.6 ارب ڈالر پر آ گیا۔ بحیثیت مجموعی، مالی سال 23ء کے ابتدائی چار مہینوں میں جاری کھاتے کا خسارہ کم ہو کر 2.8 ارب ڈالر پر آ گیا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً نصف ہے۔ اس بہتری میں اہم کردار درآمدات میں وسیع البنیاد کمی نے ادا کیا جو 11.6 فیصد کمی کے ساتھ 20.6 ارب ڈالر پر آ گئیں جبکہ برآمدات 2.6 فیصد اضافے سے 9.8 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ دوسری جانب ترسیلات زر 8.6 فیصد کم ہوئیں اور 9.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جن سے اثر بینک اور اوپن مارکیٹ کی شرح مبادلہ کے درمیان بڑھتے ہوئے فرق، سفر



زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان

کے معمول پر آنے اور امریکی ڈالر کی مضبوطی کی عکاسی ہوتی ہے۔ فنانسنگ کے لحاظ سے ملک میں بے یقینی کی کیفیت اور سخت عالمی مالی حالات رقوم کی آمد پر منفی اثرات مرتب کر رہے ہیں اور اہم مرکزی بینک مسلسل پالیسی ریٹس میں اضافہ کر رہے ہیں۔ مالی سال 23ء کے ابتدائی چار مہینوں میں مالی کھاتے میں 1.9 ارب ڈالر کی خالص رقوم کی آمد ہوئی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.7 ارب ڈالر تھی۔ آگے چل کر سیلاب کے بعد کپاس کی بلند درآمدات اور چاول اور ٹیکسٹائل کی برآمدات میں کمی کے اثرات کی تلافی معاشی سست رفتاری اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کے سبب درآمدات میں وسیع البنیاد اعتدال سے ہونی چاہیے۔ نتیجتاً، توقع ہے کہ مالی سال 23ء میں دو طرفہ اور کثیر طرفہ ذرائع سے بیرونی رقوم کی متوقع وصولی کے سبب زرمبادلہ کے ذخائر میں بتدریج بہتری کے ساتھ جاری کھاتے کا خسارہ معتدل رہے گا۔ اگر تیل کی عالمی قیمتوں میں حالیہ کمی برقرار رہتی ہے یا اہم مرکزی بینکوں کی جانب سے نرخوں میں اضافے کی رفتار سست ہو جاتی ہے تو اس سے بیرونی کھاتے پر دباؤ مزید کم ہو جائے گا۔

مالیاتی شعبہ

6- مالی سال 23ء کے لیے تخمینہ شدہ سکڑاؤ کے باوجود پہلی سہ ماہی میں مالیاتی نتائج گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں ہلکے عکاس ہیں۔ مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 0.7 فیصد سے بڑھ کر ایک فیصد ہو گیا، جبکہ بنیادی فاضل 0.3 فیصد سے کم ہو کر جی ڈی پی کا 0.2 فیصد ہو گیا۔ اس کمی کا اہم سبب غیر ٹیکس حاصل میں کمی اور بلند سودی ادائیگیاں تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مالی سال 23ء کے پہلے چار ماہ میں ایف بی آر کے ٹیکس محصولات میں نمونہ نصف ہو کر 16.6 فیصد (سال بسال) پر آگئی۔ سیلاب کے رد عمل میں حکومت نے زرعی شعبے کے لیے ریلیف کے متعدد اقدامات کیے جن میں کاشت کاروں کو مارک اپ پر زراعت اور زراعت یافتہ خام مال کی فراہمی شامل ہیں۔ سیلاب کی وجہ سے سال کے لیے تخمینہ شدہ جارحانہ مالیاتی یکجائی کا حصول دشوار ہو سکتا ہے، لیکن اخراجات اور بیرونی گرانٹس کو دوبارہ مختص کرنے سے اضافی خرچ کی ضروریات پوری کر کے انحراف کو کم از کم کرنا بہت اہمیت کا حامل ہے، جبکہ رقوم کی مستقلیاں صرف بہت ضرورت مند طبقات تک محدود رہیں۔ زری سختی کی معاونت کے لیے مالیاتی نظم و ضبط برقرار رکھنا ضروری ہے، جو مل کر مہنگائی پر قابو پانے اور بیرونی کمزوریوں کو کم کرنے میں مدد دیں گے۔

زری اور مہنگائی کا منظر نامہ

7- معاشی سرگرمیوں میں سست روی کی مطابقت سے نجی شعبے میں اعتدال آیا اور پہلی سہ ماہی کے دوران صرف 86.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 226.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کمی کی بنیادی وجہ شعبہ تھوک کاروبار اور خوردہ تجارتی خدمات کو جاری سرمائے کے قرضوں میں بڑی واضح کمی نیز کپاس کی پست ملکی پیداوار کے بعد ٹیکسٹائل شعبے کو صارفی قرضوں میں سست روی آنا ہے۔

8- عمومی مہنگائی اکتوبر میں تقریباً ساڑھے تین فیصدی پوائنٹس (سال بسال) بڑھ گئی، جس کا سبب بجلی کے نرخوں میں ایندھن کی تطبیقی لاگت (فیول کاسٹ ایڈجسٹمنٹ) کا معمول پر آنا اور غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ توانائی اور غذائی اشیاء کی قیمتوں میں بالترتیب 35.2 اور 35.7 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا۔ اس دوران دیہی اور شہری علاقوں میں قومی مہنگائی مزید بالترتیب 18.2 اور 14.9 فیصد سال بسال بڑھ گئی، کیونکہ غذائی اشیاء اور توانائی کی بڑھتی ہوئی مہنگائی وسیع تر قیمتوں، اجرتوں اور مہنگائی کی توقعات پر منتج ہوئی۔ مہنگائی کی رفتار بھی تیزی سے بڑھی، جس میں 4.7 فیصد (ماہ بہ ماہ) اضافہ ہوا۔ ان پیش رفتوں کے نتیجے میں مالی سال 23ء کے لیے مہنگائی کے تخمینے میں اضافہ ہو گیا۔ اگرچہ مہنگائی کا تسلسل توقع سے زائد رہنے کا امکان ہے، تاہم آخر مالی سال 24ء تک وسط مدتی ہدف کے مطابق مہنگائی 5 تا 7 فیصد کی اوپری سطح کے قریب قریب رہنے کی توقع ہے، جس میں محتاط معاشی پالیسیوں، روپے کی قدر کی منضبط حرکت، اجناس کی عالمی قیمتوں کا معمول پر آنا اور سود مند اساسی اثرات کا کردار ہو گا۔ زری پالیسی کمیٹی مہنگائی کے وسط مدتی امکانات، مالی استحکام اور نمونہ اثر انداز ہونے والی پیش رفتوں کا بغور جائزہ لیتی رہے گی۔
